...رت ہے یا نہیں ؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب علمی مباحث تھے جن کے متعلق قارئین برہان کو اعتراف ہوگا ...دونوں جانب سے بکمال سنجیدگی و متانت دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ البتہ کہیں کہیں کچھ تلخی ضرور پیدا ہوگئی ...ہے لیکن اُس کی معذرت میں غالب کا یہ شعر خفیف سے تغیر کے ساتھ بے تکلف پڑھا جاسکتا ہے۔

مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ بات　　مقصود اُس سے قطع محبت نہیں مگر

...ہی یہ بات کہ فیصلہ کیا ہوا؟ ! محض گفت شنید سے کسی مسئلہ کا آج تک کوئی قطعی فیصلہ نہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ...پس اس بحث کا یہی فائدہ کیا کم ہے کہ مختلف علمی مباحث بسط و تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے آگئے ...اس نوعیت کے ساتھ کہ بحث کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہا۔

وللناس فیما یعشقون مذاہب

...لانا محمد حفظ الرحمٰن کی گرفتاری

اخبارات سے یہ معلوم ہوچکا ہوگا کہ ہمارے رفیق محترم مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ۲۱،۲۲ ...ت کی درمیانی شب میں دفتر جمعیۃ علماء ہند سے گرفتار کرلیے گئے ہیں۔ آپ پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ ...تحت ایک تقریر کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے، جو آپ نے جامع مسجد دہلی میں کی تھی۔ مولانا کے ...یہ کوئی پہلا ابتلاء نہیں ہے، بلکہ وہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ جرم حق گوئی میں قید و بند کی تکالیف ...ے صبر و استقلال اور ہمت و پامردی سے برداشت کرچکے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے توقع ہے ...ں جدید امتحان میں بھی وہ اسی طرح کامیاب و کامراں رہینگے۔ ہمیں اپنے محترم بھائی کی اس عارضی ...ی کا قلق ضرور ہے اور اس رنج و ملال میں مولانا کے بے شمار احباب اور ارادتمند شریک ہیں۔ ...ں ساتھ ہی اس بات کی خوشی ہے کہ اُنھوں نے اپنے اس عمل متواتر سے یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ ...رباب عزیمت میں سے ہیں جو مسلمانوں کی اجتماعی مصیبت کو دیکھ کر بے تاب ہوجاتے ہیں اور...

اُس کو دور کرنے کی کوشش میں طوق وسلاسل، اور قید وبند کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ اُن کے عزم آہنیں اور اُن کے جذبۂ خلوص وایمان کے اظہار میں "مصلحت اندیشی" یا نام نہاد "عاقبت شناسی" پر پشہ کے برابر بھی حاجب و مانع نہیں ہوتی، دراصل اسی نوع کے ارباب عزیمت ہیں جنہوں نے ہر دور میں اسلام کی عزت وآبرو کی حفاظت اپنی جانوں سے کی ہے اور آج بھی اُسے بہت سے فصیح وبلیغ مقرروں، ہنگامہ پرواز مقالہ نگاروں اور خانہ نشین بزرگوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر ایسے ہی مجاہدین وابطال کی ضرورت ہے۔

عشقِ نبرد پیشہ طلبگار مرد تھا   دھمکی میں مرگیا جو نہ باب نبرد تھا

اینگلو عربک کالج دہلی

دہلی عرصۂ دراز تک مسلمانوں کا دار الحکومت رہی ہے، یہاں اسلامی علوم وفنون کے چشمے اُبلے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مخصوص تہذیب وتمدن نے یہیں ترقی پائی اور میر تقی میر کے بقول یہی وہ شہر تھا کہ

رہتے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے!

لیکن مسلمانوں کے لیے کس درجہ غیرت وافسوس کا مقام ہے کہ آج کل گوناگوں ترقیوں کے باوجود یہاں مسلمانوں کے لیے تعلیم جدید کی کوئی اعلیٰ درسگاہ خود اُن کی اپنی نہیں ہے۔ اس شہر میں دہلی یونیورسٹی کے ماتحت سینٹ اسٹیفنس کالج کے علاوہ ہندوؤں کے دو کالج ہیں جن میں ایم اے تک سب مضامین کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور جو مالیہ کی شکایت نہ ہونے کے باعث نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ مسلمانوں کا لے دے کے صرف ایک کالج ہے جو اینگلو عربک کالج کے نام سے معروف ہے۔ لیکن اس کی حالت حد درجہ ابتر اور زبوں ہے۔ یہ صرف ڈگری کالج ہے۔ یعنی یہاں بی اے تک کی